Pdo 15-326

سبيل الرشاد لما يحتاج اليه العباد

قد انطبع بمطبع سعيد المطابع
الواقع في بلدة بنارس
سنه ١٣٥ الهجرية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ وکل من
وفی عہدہ اما بعد اس رسالہ مین وہ چند باتین لکھی جاتی ہین جنکا معلوم کرنا
ہر مرد و عورت مسلمان کو واسطے عمل کے دین اسلام پر ضرور ہے بموجب روایت کتب احادیث
معتبرہ کے علیحدہ فصل مین لکھا گیا ہے ان فصول کو نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ
بھوپال ادام اللہ سلطنتہا نے تجویز کرکے بتایا ہے اللہ تعالی انکو اور ہمکو اور
سب مستورات اہل اسلام کو توفیق حسن عمل کی بخشے آمین +

مقدمۃ الکتاب

انسان کا حال ضروری اسقدر ہے کہ پہلے پیدا ہوتا ہے پھر جوان پھر بوڑھا ہوتا ہے جب
پیدا ہوا تو محتاج کھانے پینے پہننے پھرنے رہنے سواری رکھنے کا ہوتا ہے کوئی باغ بناتا ہے
کوئی نکاح کرتا ہے پھر آخر کو مر جاتا ہے مرض و تکلیف دنیا کی ایک مصیبت ہوتی ہے اور سیر جو پیدا ہے
مرنے کے بعد قبر میں جاتا ہوتا ہے جب تک زندہ ہے محتاج ادب و اخلاق کا رہتا ہے اسلئے اس

رسالہ مین یہی چند باتین ضروری لکھی گئی ہین اسکے پڑھنے گننے سمجھنے سے آدمی انسان بن سکتا ہے ورنہ انسان وحیوان مین کچھ فرق نہین ہے خاتمہ کتاب مین ذکر دعا و ذکر کا کردیا گیا ہے کہ بعد اسکے بھی مسلمان کو چارہ نہین ❊

فصل بیان مین احکام ولادت کے

اسلام مین نکاح سے پیدا ہونا اولاد کا مطلوب ہے حدیث معقل بن یسار مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم تم بیاہ کرو دوست رکھنے والی بچے والی عورت سے مین بڑہا چاہتا ہون تمھارے سبب سے اور امتون پر اسکو ابو داود ونسائی نے روایت کیا ہے یعنی جب اولاد زیادہ ہوگی تو میری امت اور امتون سے تعداد نفری مین بڑہ جاویگی سب امتون سے زیادہ یہی امت بہشت مین جاویگی حدیث سمرہ مین مرفوعا آیا ہے ہر نبی کا ایک حوض ہوگا وہ فخر کرینگے کہ کسکے حوض پر لوگ زیادہ آتے ہین مین امید رکھتا ہون کہ سب سے زیادہ لوگ میرے ہی حوض پر آوینگے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے غریب کہا ہے یہ زیادتی اسوقت ہوسکتی ہے کہ بچے زیادہ پیدا ہون پھر جب کوئی بچہ پیدا ہو تو اول اوسکی تبریک تحنیک کرنا چاہیے عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچو کو لاتے تھے آپ اونکو دعا برکت دیتے تحنیک کرتے روا مسلم یعنی کھجور چبا کر اوسکی مٹھاس بچے کے تالو مین لگا دیتے اسماء بنت ابی بکر حمل سے تھین مکہ مین عبد اللہ بن زبیر پیدا ہوئے وہ انکو لیکر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئین آپکی گود مین رکھدیا رسول خدا نے کھجور منگوائی چبا کر بچے کے مونہہ مین ڈالی تحنیک کی دعا برکت دی سب سے پہلے اسلام مین یہی بچہ پیدا ہوا تھا متفق علیہ یعنی مدینے مین بعد ہجرت کے اولاد مہاجرین سے ورنہ نعمان بن بشیر انصاری انسے بھی پہلے مدینے مین پیدا ہوچکے تھے بعد ہجرت کے پہلا معاملہ ہے جو اسلام مین بچے سے بعد ولادت کے کیا جاتا ہے اسکے بعد اذان دینا ہے کان مین ابی رافع نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپنے اذان دی کان مین حسن بن علی کے

جب فاطمہ علیہا السلام نے جنا انکو جیسا مثل اذان نماز کے اسکو ترمذی و ابو داود نے روایت کیا
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے معلوم ہوا کہ اذان دینا کان میں بچے کے سنت ہے مسند ابی یعلی
موصلی میں امام حسین سے مرفوعا آیا ہے کہ جسکے بچہ پیدا ہو پھر اوس نے دہنے کان میں اذان کہی
اور بائیں کان میں اقامت کہی تو ام الصبیان کا ضرر اوسکو نہ پہنچیگا کذا فی جامع الصغیر للسیوطی
یہ دوسرا معاملہ ہے جو بچے سے کیا جاتا ہے تیسرا معاملہ یہ ہے کہ اوسکا عقیقہ کرے جس طرح سنت صحیحہ میں
آیا ہے نہ اوس طرح جس طرح کتابی مجوسی وغیرہ کرتے ہیں حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعا آیا ہے ہر بچہ فطرت پر
پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے ماں باپ اوسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی کر ڈالتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی فطرة الله التی
فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق الله ذلک الدین القیم متفق علیہ معلوم ہوا کہ ہر لڑکا
بچہ جیسا مسلمان ہی پیدا ہوتا ہے مگر پھر اوسکو کتابی یا مجوسی کر ڈالا جاتا ہے اور ختنہ تو ویسا ہی ایسی چیز
ہے کہ ماں کے پیٹ سے ہر انسان کے لگی ہے اس ولادت کے بعد جب سات دن گذر جاویں
تو عقیقہ کرنا سنت یا مستحب ہو جاتا ہے حدیث سلمان بن عامر میں مرفوعا آیا ہے ہر بچے کے ساتھ عقیقہ
ہے اوسکی طرف سے خون بہاؤ اور اوس سے ایذا کو دور کرو روایت کیا بخاری نے سمرہ سے روایت ہے
ام کرز نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے طرف سے لڑکے کی دو بکریاں اور
بیٹی کی طرف سے لڑکی کا ایک بکری کچھ نقصان نہیں نر ہوں یا مادہ اسکو ابو داود و ترمذی و نسائی
نے روایت کیا ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے حسن بصری کی حدیث میں سمرہ سے مرفوعا یوں آیا
کہ بچہ اپنے عقیقہ میں گرو ہوتا ہے ساتویں دن اوسکی طرف سے جانور ذبح کریں اور نام رکھیں اور سر منڈایا جائے
اسکو احمد و ترمذی و ابو داود و نسائی نے محمد باقر بن علی زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ
عنہم نے کہا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرف سے حسن کے عقیقہ کیا تو فرمایا ہے
فاطمہ اسکا سر منڈا دو اور برابر وزن اسکے بالوں کے چاندی صدقہ کرو تو تولا تو وہ چاندی برابر ایک درہم
کے یا کچھ کم اوس سے ہوئی اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن غریب کہا ہے چوتھا معاملہ ہے بچے کا
نام رکھنا ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے زیادہ دوست

نام ہیں اللہ کے عبد اللہ عبد الرحمن ہیں رواہ مسلم یعنی وہ نام جسمین خدا کا بندہ ہونا ثابت ہو
تو وہ نام بہتر ہین جسکے ساتھ لفظ عبد کا ملا دیا جاویگا اوس نام کا بھی یہی حکم ہے حدیث ابی ہریرہ
سے مروی ہوا یون آیا ہے کہ سب سے زیادہ بدتر نالائق نام مین دن قیامت کے نزدیک اللہ کے
وہ آدمی ہے جسکا نام شاہنشاہ ہے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم کا لفظ یہ ہے سب سے
زیادہ جسپر خدا کو غضب و غصہ آویگا سب سے بدتر ناپاک نام اوس آدمی کا ہے جو ملک الاملاک کہا جاتا ہے
کوئی بادشاہ نہین مگر اللہ معلوم ہوا کہ جو نام اسطرح کا ہو جیسے ہمارے زمانہ مین قاضی القضاۃ شاہجہان
صاحب عالم رفیع الشان رفیع الدرجات اوسکا بھی یہی حکم ہے ان نامون سے اسواسطے منع کیا گیا ہے
کہ انمین نام والے کی تعریف نکلتی ہے جن نامون مین بڑائی فخر مدح نکلے اوس نام کا رکھنا حرام ہے
زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہین میرا نام برہ تھا رسول خدا نے فرمایا لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باھل
البر منکم سموھا زینب رواہ مسلم تم اپنی جان کو آپ پاک صاف کہو اللہ ہی کو معلوم ہے
کہ تم مین کون اچھا ہے یعنی اپنا یا اپنی اولاد کا مدحیہ نام رکھنا اپنے مونہہ سے میان مٹھو بننا ہے یہ
حکم سبب ہے کہ جیسا نام ہے ویسا ہی کام بھی ہو اور جو نرا نام ہی نام ہے کام کچھ بھی نہین ہے
تو سمجھو کہ بالکل بیہودہ ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ ممانعت کچھ خاص واسطے مردون
ہی کے نہین ہے بلکہ ایسی بڑائی و مدح کے نام عورتون کے لیے بھی منع ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے مردون عورتون کے نام جنمین کوئی بات تعریف یا شخصیت یا فخر کی
نکلتی تھی یا کوئی فال بد نکلتی تھی بدل دیے تھے جسطرح عاصیہ بنت عمر بن خطاب کا نام جمیلہ
رکھدیا تھا رواہ مسلم عن ابن عمر سو وہ حکم اب تک بھی بدستور باقی ہے تو مومن آدمی کو چاہیے کہ
ایسا نام ہرگز پسند نہ کرے اگر ان باپ یا کسی بادشاہ رئیس نے رکھدیا ہو تو اوسکو بدل ڈالے ورنہ
سخت گنہگار ہوگا اسلیے کہ لا تزکوا انفسکم صیغہ نہی کا ہے نہی اصل مین واسطے تحریم کے آتی ہے
ایسا اسطرح کا نام رکھنا حرام ہوا حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیح نام
کو بدل دیتے تھے رواہ الترمذی جس نام مین تعریف نکلتی ہے وہ قبیح ہے پھر جتنی زیادہ تعریف

نکلیگی اوتنی ہی قباحت بھی اوس نام میں زیادہ ہوگی جویریہ کا نام برّہ تھا بجائے اوسکے جویریہ مقرر
کردیا یعنی کہ نیک یا فرختہ کا ایک شخص کی کنیت ابوالحکم تھی فرمایا حکم تو اللہ ہی ہے تو ابو شریح ہے
عمر بن خطاب نے ایک شخص سے پوچھا تو کون ہے کہا میں مسروق بن الاجدع ہوں کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اجدع شیطان ہے روایت کیا ابو داؤد و ابن ماجہ نے اصرم کا نام زرعہ
رکھدیا عاص عزیز عتلہ شیطان غراب حباب شہاب نام تھے ان سب کو بدل ڈالا ایک شخص کا
نام غرّان تھا اوسکا نام عبدالرحمن مقرر کردیا فرمایا تم روز قیامت کے اپنے ناموں سے پکارے جاؤ گے سو اچھے
نام رکھو روایت کیا احمد و ابو داؤد نے ابی الدرداء سے حدیث ابی وہب جشمی میں مرفوعاً آیا ہے تم
پیغمبروں کے نام پر بہت پیارے نام خدا کو عبداللہ عبدالرحمن ہیں بہت سچے نام حارث و ہمام ہیں بہت برے
نام حرب و مرہ ہیں روایت کیا ابو داؤد نے معلوم ہوا کہ پہلا مرتبہ ناموں کا یہ ہے کہ نام میں خدا کا بندہ
مملوک غلام ہونا نکلے پھر وہ نام جو پیغمبروں کے نام ہوں جیسے ابراہیم اسمعیل اسحق یعقوب یوسف
موسی عیسی یونس شعیب زکریا یحیی الیاس وغیرہ انبیاء کے یہ سب نام تھے اچھے ہیں ان ناموں سے کسی طرح کی
تعریف صاحب نام کی نہیں نکلتی ہے لیکن یہ سنت ایک مدت سے آسودہ لوگوں نے منسوخ کر دی جو امیر فقیر
امیر تھا ہیں غریب جاہل ہوں انہیں کی چال سیکھی ہے کہ کھانے کو تو ملتا ہی نہیں ہے مگر نام میرزا نواب ہے
شخصیت کے نام رکھنا کام رؤسا و اغنیا کا ہے جنکو نہ خدا سے کچھ غرض نہ دین سے کچھ مطلب
دنیا کا عیش ہیا ہو کا فخر مقصود ہے جو آخرت رہے یا جائے یہی حکم اون القاب و خطاب کا ہے جنمیں تعریف
صاحب خطاب و لقب کی نکلتی ہے لقب و خطاب کا دینا لینا حدیث سے بھی ثابت ہے مگر اسطرح
کے الفاظ جو سلاطین و ملوک میں مروج ہیں آدمی کا کیا ذکر ہے کسی حرام چیز کا بھی اچھا نام رکھنا
حرام ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم شراب کو کرم نکہو انگور کہو اسکو مسلم نے ابوہریرہ
سے روایت کیا ہے اب بیا رہوں نے ہر قسم کی شراب کا ایک عمدہ نام مقرر رکھا ہے [illegible] کا نام
وغیرہ وغیرہ ٹہیرا لیا ہے اسیطرح جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اوسکا نام ایسا رکھتے ہیں جس سے
اوسکی تعریف نکلے دین میں یا دنیا میں دین میں اسطرح جیسے ابوالبرکات ابوالحسنات محی الدین